

49617-حالت حیض میں چھوڑے ہوئے روزہ کی قناء ادا نہیں کی اور اب روزہ رکھنے کی استطاعت ہی نہیں

سوال

گزشتہ کئی برس میں نے ماہواری کی بنابر روزہ نہیں رکھے مجھے یہ علم نہیں تھا کہ بعد میں ان ایام کی قناء میں دوسرا رمضان آنے سے قبل روزے رکھے جاتے ہیں، اب میں جسمانی طور پر کمزور ہوں اور روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو کیا میرے لیے بطور فریہ کھانا کھلانا جائز ہے؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو پھر مجھے چھوڑے ہوئے ایام کی تعداد کا علم نہیں اس صورت میں کھانا کس طرح کھلایا جائے؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب کوئی عورت ماہواری کے سبب روزے نہ رکھے تو اس پر بعد میں روزے رکھنے واجب میں اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

(ہمیں بھی یہ (ماہواری) آتی تھی تو ہمیں حکم ہوتا کہ ہم روزوں کی قناء کریں اور نماز کی قناء نہ کریں) صحیح مسلم حدیث نمبر (335)۔

دوم :

سوال نمبر (26865) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قناء آنے والے رمضان سے قبل ادا کرنی واجب ہے، اور بغیر کسی شرعی عذر کے اس میں تاخیر جائز نہیں۔

سوم :

جس پر روزوں کی قناء واجب ہو لیکن وہ کسی مرض یا کمزوری کے سبب جس سے شفایابی کی امید نہ ہو روزے نہ رکھ سکتا تو اس حالت میں اسے ہر ایک دن کے پلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہو گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک چھوٹی بچی کو ماہواری شروع ہوئی تو ماہواری کی حالت میں ہی حکم سے جاہل ہونے کی بنابر روزے رکھتی رہی، لہذا اس پر کیا واجب آئے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس پر واجب ہے کہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزوں کی قناء کرے کیونکہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزے قبل قبول اور صحیح نہیں اگرچہ وہ اس کے حکم سے بھی غافل ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ قناء کے وقت کی کوئی حد نہیں۔

اور یہاں پر ایک مسئلہ اس کے بر عکس ہے :

چھوٹی عمر کی بچی کو حیض آیا اور اس نے شرم کے باعث اپنے گھروالوں کو نہ بتایا اور یہ بچی روزے نہیں رکھتی تھی لہذا اس لڑکی پر ان روزوں کی قفناہ واجب ہو گئی جو اس نے حالت حیض میں ترک کیے تھے کیونکہ حیض آنے سے یہ بچی ملکفت ہو چکی ہے اور حیض ملودخت کی ایک علامت ہے ۔ اہ

شیخ زحہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

ایسی عورت جو رضان کے ترک کیے ہوئے روزوں کی قفناہ نہ کرے حتیٰ کہ اس کے قفناہ میں باقی بچنے والے روزوں کی تعداد دو سو تک جا پہنچے اور اب وہ مریضہ ہو یا پھر بوڑھی ہونے کے باعث روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ زحہم اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

یہ عورت جس کا سائل ذکر کرہا ہے اگر تو اسے روزہ رکھنے سے بڑھا پے پا پھر کسی مرض کی وجہ سے ضرر پہنچتا ہو تو وہ ہر دن کے بدے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانے کی لہذا اسے چاہیے کہ اپنے ترک کیے ہوئے روزوں کے ایام شمار کر کے ہر دن کے بدے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانے ۔ اہ

ویکھیں : فتاویٰ الصیام صفحہ (121) ۔

کھانے کی مقدار کے بارہ میں معلومات کے لیے آپ سوال نمبر (38867) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اگر تو آپ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتی ہیں تو آپ پر روزہ رکھنے کی قفناہ واجب ہو گئی ، اور اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو پھر ہر دن کے بدے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ، اور کوشش کریں کہ آپ نے جن ایام کے روزے نہیں رکھے ان ایام کی تحدید کریں حتیٰ کہ آپ کاظن غالب یہ ہو کہ آپ نے انہیں شمار کر لیا ہے ۔

واللہ عالم ۔